وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ (القرآن)

آفاتِ سماویہ کے اسباب و علل اور ان سے حفاظت کے لیے شرعی
اور روحانی تدابیر سے متعلق کافی و شافی بحث پر مشتمل رسالہ

تصنیف

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۸۰ - ۱۳۶۲ھ

۱۸۶۳ - ۱۹۴۳ء

ویلفیئر اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

وَمَآ اَصَابَكُمۡ مِّنۡ مُّصِيۡبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ (القرآن)

آفات سماویہ کے اسباب وعلل اوران سے حفاظت کے لیے شرعی
اور روحانی تدابیر سے متعلق کافی وشافی بحث پر مشتمل رسالہ

تصنیف

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

۱۲۸۰ - ۱۳۶۲ھ
۱۸۶۳ - ۱۹۴۳ء

ویلفیئر اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ رجسٹرڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذي جعل لكل داء دواء. ووضع لكل مرض وعرض شفاء، ودفع عن عباده برحمته عناء وبلاء، ورفع عنهم بلفظه غلاء ووباء. والصلاة والسلام على رسوله ونبيه محمد الهادي إلى معالجة الآفات والعاهات، وعلى آله وصحبه المتزكّين المزكّين عن القاذورات والسيئات.

اما بعد، کئی سال گزر گئے کہ ہندوستان میں بلائے قحط ووبائے طاعون مسلّط ہے جس سے اکثر لوگ بوجہ فوت ہونے مقاصدِ دنیوی و دینی کے پریشان ہیں اور اپنے فہم اور علم کے موافق اُس کے اسباب اور ان اسباب کے رفع کی تدبیریں بھی سوچتے ہیں جن میں سے بعض میں ناکامی اور بعض میں اور الٹی پریشانی پیش آتی ہے، اور وجہ اس کی صرف یہ ہے کہ ان اہل الرائے نے تشخیصِ اسباب ہی میں غلطی کی ہے جس سے بطریق بناء الفاسد علی الفاسد میں بھی غلطی ہوئی، اور سبب غلطی تشخیص کا یہ ہوا کہ اکثر عُقلا نے اسباب کو ان ہی اسباب طبعیہ میں منحصر سمجھ رکھا ہے، اور حوادث کو ان ہی اسباب کے ساتھ منوط و مربوط قرار دیا ہے، اور یہی اوّل غلطی ہے۔ ہر چند کہ اسباب طبعیہ کی تاثیر سے جو کہ عقلاً و نقلاً ثابت و صحیح ہے انکار نہیں کیا جاسکتا مگر اُن کو طبعاً و ضرورتاً مؤثر سمجھنا یا اسباب کو ان میں منحصر سمجھنا محض غلط ہے۔ دلائل قطعیّہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ ان اسباب سے احیاناً مسبّب کو تخلف بھی ہو جاتا ہے اور کبھی دوسرے اسباب پر مسبّب کا ترتب ہوتا ہے۔

پس اسباب کی دو قسم ہیں: اسباب ظاہری اور اسباب باطنی۔ قسم اوّل کی تحقیق مشاہدہ و عقل سے ہوتی ہے اور قسم ثانی پر مطلع ہونے کے لیے صاحب وحی کے اخبار کی ضرورت ہے۔ جو شخص انبیا علیہم السلام پر ایمان رکھتا ہے اس پر فرض ہے کہ مثل قسم اوّل اسباب کے قسم ثانی کی بھی تصدیق کرے، اور آیات و احادیث کو تتبع کر کے اپنے مصائب و غموم کے معالجہ میں باطنی

تدبیر سے بھی مدد لیا کرے بلکہ اگر اپنی مصائب وحوادث کے اسباب طبعیہ بھی سمجھ میں آ جائیں تب بھی تدبیر باطنی سے غافل و مستغنی نہ ہو، کیوں کہ جس طرح یہ حوادث بلا واسطہ اسباب باطنی سے پیدا ہوتے ہیں اکثر اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان حوادث کے اسباب تو طبعی ہوتے ہیں مگر ان اسباب کے اسباب باطنی ہوتے ہیں۔ مثلاً قارون کا زمین میں دھنس جانا، اُس کا کوئی طبعی سبب نہ تھا محض باطنی سبب تھا یعنی ایذا رسانی حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسلام کے، اور قومِ نوح کا غرق ہونا اس کا ظاہری سبب طبعی تھا یعنی پانی کا بڑھ جانا اور اس پانی بڑھنے کا سبب باطنی تھا یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب۔

پس ممکن ہے کہ کسی شخص کو کوئی مرض صعب کے مادہ خلطی کے فساد سے پڑا ہو مگر خود یہ فساد کسی گناہ کے شامت سے ہوا ہو، اس لیے جمیع حوادث میں تدبیر باطنی کی حاجت واقع ہوئی، چوں کہ ان اسباب باطنی کی اطلاع عام لوگوں کو نہیں ہے اسی لیے اُس سے متنفع نہیں ہوسکتے۔ بناءً علیہ قلب میں وارد ہوا (اور بعض اَحبا کی استدعا سے یہ وارد قوی ہوگیا) کہ ان آفات و بلیات درپیش شدہ کے اسباب میں جو کچھ حضرت شارع علیہ السلام سے بروایات صحیحہ ثابت ہے اُس سے اپنے بھائیوں کو اطلاع دی جاوے تا کہ اُس کی تدبیر کر کے اُس سے نجات پاویں، اس لیے یہ صفحہ ہدیۂ اخوان کرتا ہوں اور ''علاج القحط والوباء'' اس کا نام رکھتا ہوں۔

اس میں کل تین فصلیں ہیں:

فصل اوّل میں یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ کبھی دنیوی مصیبت گناہ کی وجہ سے بھی ہوتی ہے جو کہ اُس کا سبب باطنی ہے۔

فصل دوم میں بالخصوص قحط و وبا کے اسباب کی تعیین کی گئی ہے۔

تیسری فصل میں ان مصائب کے دفع کرنے کی باطنی و شرعی تدبیر بتلائی گئی ہے۔

یا الٰہی! اس تحریر کو خلق کے لیے نافع اور ان تشویشات کے لیے دافع فرمائیے اور قیامت کے روز میرے معاصی کے لیے شافع اور درجات کے لیے رافع بنائیے۔

وَحَسۡبِيَ اللّٰهُ وَنِعۡمَ الۡوَكِيۡل، نِعۡمَ الۡمَوۡلٰى وَنِعۡمَ الۡكَفِيۡل.

فصلِ اوّل:

اِس بیان میں کہ دنیوی مصیبتیں کبھی گناہ کی وجہ سے بھی آتی ہیں

اس باب میں تھوڑا سا مضمون اپنے رسالہ ''جزاء الاعمال'' سے منتخب کر کے نقل کرتا ہوں۔ قرآنِ مجید میں جو قصص اممِ عاصیہ کے مذکور ہیں وہ اس دعوے کی صاف دلیل ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کو گناہوں ہی نے غرق کیا۔ قومِ عاد پر ہوا کا تسلّط اس گناہ ہی کی وجہ سے ہوا۔ ثمود کا چیخ سے ہلاک ہوجانا اس گناہ ہی سے ہوا۔ قومِ لوط علیہ السلام کی بستیوں کا اُلٹا جانا اور اوپر سے پتھر برسایا جانا شامتِ گناہ ہی سے ہوا۔ قومِ فرعون کا غرق ہوجانا بدولت اسی گناہ کے ہوا۔ قارون کا زمین میں دھنس جانا اس گناہ ہی کے سبب سے ہوا۔ بنی اسرائیل پر دشمنوں کا غالب ہونا اور ان کو ابدی ذلت نصیب ہونا، بعضوں کا اُن میں سور بندر بنایا جانا اس گناہ ہی کے باعث ہوا۔ اب حدیثیں[۱] لیجیے:

مسند میں ہے: ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ''بے شک آدمی محروم ہوجاتا ہے رزق سے گناہ کے سبب جس کو وہ اختیار کرتا ہے''۔

امام احمد رحمہ اللہ نے وہب رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ جب میری اطاعت کی جاتی ہے میں راضی ہوتا ہوں، اور جب راضی ہوتا ہوں برکت کرتا ہوں اور میری برکت کی کوئی انتہا نہیں، اور جب میری اطاعت نہیں ہوتی غضب ناک ہوتا ہوں، اور جب غضب ناک ہوتا ہوں لعنت کرتا ہوں اور میری لعنت کا اثر سات پشت تک پہنچتا ہے۔ اور اس کے علاوہ اور آیات واحادیث واقوالِ محقّقین اس کے مؤید ہیں۔

---

[۱] اس رسالہ میں تمام حدیثیں ''مشکوٰۃ شریف'' و ''خیر المواعظ'' و ''حصن حصین'' و ''الجواب الکافی'' سے نقل کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سورۂ روم میں فرمایا ہے کہ ظاہر ہوگئی خرابی خشکی اور دریا میں لوگوں کے کرتوت کی وجہ سے، تاکہ چکھائے ان کو ان کے بعضے اعمال کا مزہ، شاید وہ باز آجاویں۔ اور سورۂ شوریٰ میں فرمایا ہے کہ جو کچھ پڑتی ہے تم پر مصیبت وہ تمہارے کردار کے سبب سے ہے۔ مسند میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اچھی باتوں کا حکم کرتے رہو اور بری باتوں سے منع کرتے رہو قبل اس کے کہ تم لوگ مجھ سے دعا کرو اور میں قبول نہ کروں، اور مجھ سے مدد مانگو اور میں مدد نہ کروں، اور مجھ سے حاجتیں مانگو اور میں نہ دوں۔

قال العارف الرومي:

ہر چہ بر تو آید از ظلمات وغم
آں زبیباکی وگستاخی است ہم

فصلِ دوم:

خاص قحط و وبا و طاعون کے اسباب میں

''ابنِ ماجہ'' میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دس آدمی مہاجرین میں سے حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھے جن میں ایک میں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اے مہاجرین! پانچ باتیں ہیں، اور میں تمہارے لیے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ تم ان میں پڑو۔

۱۔ نہیں ظاہر ہوئی بے حیائی کی باتیں کسی قوم میں حتّٰی کہ کھلّم کھلا کرنے لگیں مگر مبتلا ہوئے طاعون میں اور ایسی بیماریوں میں کہ جو اُن کے باپ دادوں میں کبھی نہ ہوئے ہوں گے۔

۲۔ اور نہیں کم کیا کسی قوم نے ناپ اور تول کو مگر مبتلا ہوئے قحط سالی اور سخت مشقّت اور ظلمِ حاکم میں۔

۳۔ اور نہیں بند کی کسی قوم نے زکوٰۃ اپنے مال کی مگر محروم کیے گئے بارش آسمانی سے، پس اگر بہائم نہ ہوتے تو بالکل بارش ہی نہ ہوا کرتی۔

۴۔ اور نہیں عہد شکنی کی کسی قوم نے مگر مسلّط کیا اللہ تعالیٰ نے ان کے دشمن کو غیر قوم سے، پس بجبر لے لیا انھوں نے ان کے مالوں کو۔

۵۔ اور نہیں ترک کیا اُن کے سرداروں نے فیصلہ کرنا موافق حکمِ الٰہی کے مگر پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے قتل و قتال اُن کے آپس میں''۔ فقط اس حدیث سے کئی گناہوں کے مختلف وبال معلوم ہوئے، جس میں کثرتِ فحش سے طاعون و وبا و امراض عجیبہ کا ہونا اور کم ناپنے اور تولنے، زکوٰۃ نہ دینے سے قحط سالی وغیرہ کا ہونا بھی ثابت ہوتا ہے۔

ابن ابی الدنیا نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ''بے شک جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے انتقام لینا چاہتے ہیں بچوں کو موت دیتے ہیں اور عورتوں کو بانجھ کر دیتے ہیں، پھر انتقام نازل ہوتا ہے

ایسی حالت میں کہ ان میں ایک بھی قابل رحمت کے نہیں رہتا''۔ اِس حدیث سے ظاہر ہوا کہ مطلق گناہ بچوں کی موت کا عام سبب ہے۔

''معجم طبرانی'' میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ''نہیں کم کیا کسی قوم نے ناپ اور تول کو مگر روک لیا اللہ تعالیٰ نے ان سے بارش کو، اور نہیں ظاہر ہوا کسی قوم میں زنا مگر ظاہر ہوئی ان میں موت یعنی وبا، اور نہیں ظاہر ہوا کسی قوم میں سود کا معاملہ مگر مسلّط ہوا ان پر جنون یعنی عقل سلیم کا تباہ ہوجانا، اور نہیں ظاہر ہوا کسی قوم میں قتل کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگے مگر مسلّط کیا اللہ نے ان پر ان کے دشمن کو، اور نہیں ظاہر ہوا کسی قوم میں عمل قوم لوط کا مگر ظاہر ہوا اُن میں خسف،[1] اور نہیں چھوڑا کسی قوم نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو مگر نہ قبول ہوئے ان کے اعمال اور نہ سنی گئی اُن کی دعا''۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کم تولنے ناپنے سے بارش کی کمی اور زنا سے وبا واقع ہوتی ہے۔

اور سماک بن حرب نے عبدالرحمٰن سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جب ظاہر ہوتا ہے سود اور زنا کسی بستی میں حکم فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ہلاکت کا۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ زنا اور سود دونوں سبب ہیں ہلاکت کے، اور ہلاکت کی یہی دو صورتیں ہیں: مال کا تلف ہونا اور جان کا تلف ہونا جو کہ قحط و وبا میں ہوتا ہے۔

امام احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے: ''نہیں کوئی قوم کہ ظاہر ہوا اُن میں زنا مگر پکڑے جاویں گے قحط میں، اور نہیں کوئی قوم کہ ظاہر ہوا ان میں رشوت مگر پکڑے جاویں گے رعب اور خوف میں''۔

''صحیح مسلم'' میں حدیث ہے کہ ڈھانک دیا کرو برتن کو اور بند کردیا کرو مشکیزہ کو، کیوں کہ سال بھر میں ایک شب ہوتی ہے کہ اُس میں وبا نازل ہوتی ہے جس برتن یا مشکیزہ پر اُس کا گزر ہوتا ہے جو کہ ڈھکا ہوا اور بند نہ ہو اُس میں وبا داخل ہوجاتی ہے۔ پس مجموعۂ احادیث مرقومہ سے قحط و وبا کے چند اسباب مشخص ہوئے:

---

[1] یعنی اس کی سزا یہ ہے، گو بعض اوقات اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے اس کو ملتوی فرمادیں۔

۱۔ کثرت بے حیائی۔
۲۔ زنا۔
۳۔ کم ناپنا تولنا۔
۴۔ زکوٰۃ نہ دینا۔
۵۔ مطلق گناہ۔
۶۔ سود کا لین دین۔
۷۔ شب کو برتنوں کا کھلا رہنا۔

قال العارف الرومي رحمه الله مشيرا إلى بعض الأسباب:

ابر نآید از پے منع زکوٰۃ
وز زنا افتد وبا اندر جہات

اگر کسی کو شبہ ہو کہ اِن اعمال بد سے صرف بد عملوں کو سزا ہونی چاہیے، قحط سالی و وبا عام کیوں واقع ہوتی ہے؟ جواب اس کا یہ ہے کہ اکثر لوگ خود بچتے ہیں، مگر کرنے والوں کو باوجود قدرت کے ہاتھ یا زبان سے بزور نہیں روکتے، یا بہ نرمی کہتے ہوئے بھی لحاظ کر جاتے ہیں، یا ویسے بھی نفرت و ناگواری نہیں ہوتی برابر اُن فساق فجار سے انبساط و اختلاط کرتے ہیں۔ سو مجرم کے ساتھ یہ برتاؤ کرنا خود ایک مستقل جرم ہے، اس کی سزا میں یہ لوگ مبتلائے عقوبت ہو جاتے ہیں۔

سورۂ انفال میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ بچو اس عقوبت سے کہ خاص بے حکمی کرنے والوں پر نہ پڑے گی، یعنی اور بھی اس میں شریک کیے جاویں گے۔

مسند میں ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ''جو لوگ تم سے پہلے گزرے ہیں اُن میں جب کوئی شخص گناہ کرتا تھا منع کرنے والا اُس کے پاس آ کر منع کرتا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈر، جب اگلا روز ہوتا اُس کے پاس بیٹھتا اُس کے ساتھ کھاتا پیتا، گویا کہ کل کے روز کوئی گناہ کرتے دیکھا ہی نہیں۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے یہ حالت دیکھی ایک کے قلب کا اثر دوسرے پر ڈال دیا اور سب کو ملعون بنایا ان کے نبی حضرت داود اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبان سے۔ یہ

صرف اس سبب سے ہوا کہ ان لوگوں نے نافرمانی کی اور وہ لوگ حد سے نکلتے تھے۔ قسم اس ذات پاک کی کہ جان محمد ﷺ کی اُس کے قبضۂ قدرت میں ہے کہ یا تو تم لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو اور نافرمانی کرنے والوں کا ہاتھ پکڑ کر اس کو روک دو اور اس کو راہ راست پر جبراً لگا دو، ورنہ اللہ تعالیٰ ایک کے قلب کا دوسرے پر اثر ڈال کر تم کو بھی ملعون بنادے گا، جیسا اُن نافرمانوں کو ملعون بنایا۔"

اور مسعر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک فرشتہ کو حکم ہوا کہ فلاں بستی کو غرقِ زمین کر دے۔ اُس فرشتہ نے عرض کیا کہ اے پروردگار! اُس میں فلاں شخص بڑا عابد ہے۔ ارشاد ہوا کہ شروع اسی سے کر، کیوں کہ کسی وقت میرے واسطے اُس کے چہرے میں تغیّر نہیں آیا، یعنی نافرمانوں کو دیکھ کر غیظ وغضب پیدا نہیں ہوا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جب کوئی امر خلافِ شرع دیکھیں، پھر اس کو متغیر نہ کریں قریب ہے کہ شامل کرلیں اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب میں اپنے نزدیک سے۔

"صحیح مسلم" میں حدیث ہے: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: "جو شخص دیکھے تم میں سے کسی امر خلاف شرع کو اس کو ہاتھ سے روکنا چاہیے، اگر اتنی قدرت نہ ہو تو زبان سے کہنا چاہیے، اگر یہ بھی قدرت نہ ہو یعنی زبان سے کہنے میں بھی اندیشہ مضرت ہے تو دل سے سخت نفرت و ناگواری رکھے، اور یہ ایمان کا نہایت کم درجہ ہے"۔ یعنی اگر دل سے بھی ناگواری نہیں تو اس شخص کے ایمان کی بھی خیر نہیں ہے۔ اور اگر اُس پر کوئی شبہ کرے کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ وہ معاصی سے خود بھی بچتے ہیں اور دوسروں کو بھی منع کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ نہیں مانتے تو ان سے قطع تعلّق کردیتے ہیں، پھر ایسے لوگ کس لیے مبتلائے قحط ووبا ہوتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ تسلّطِ بلا جس طرح عقوبت کے لیے ہوتا ہے بعض اوقات محض رفعِ درجات و تضاعفِ اجر و ثواب کے لیے ہوتا ہے، سو ایسے فرماں برداروں کے لیے یہ قحط و وبا رحمت محض ہوتی ہے۔

چناں چہ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کی نسبت سوال کیا۔ آپ نے ارشاد

فرمایا کہ ''وہ ایک عذاب ہے کہ جس پر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے بھیجتا ہے، اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کو اہلِ ایمان کے لیے رحمت بنایا ہے۔ جس شخص کی بستی میں طاعون واقع ہو اور وہ وہاں ہی ٹھہرا رہے استقلال اور طلب ثواب کے لیے، اور یہ عقیدہ رکھے کہ جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے وہ ہی واقع ہوگا ایسے شخص کو مثل اجر شہید کے ملتا ہے''۔

اور ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زلزلہ کے بیان میں فرما رہی تھیں کہ اگر لوگ توبہ نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر اس بستی کو منہدم کر دیتا ہے۔ کسی نے پوچھا: اے ام المؤمنین! کیا ان لوگوں کے لیے یہ عذاب ہوتا ہے؟ انھوں نے فرمایا: نہیں، اہلِ ایمان کے لیے تو موعظت و رحمت ہے اور کافروں کے لیے عقوبت عذاب اور ناراضی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی بات اس سے زیادہ خوشی کی نہیں سنی۔ اور راز اس کی رحمت ہونے میں اہلِ طاعت کے لیے یہ ہے کہ ہر مصیبت اپنے اثر کی وجہ سے مصیبت ہوتی ہے کہ اُس سے قلب میں غم اَلم اور تنگی پیدا ہوتی ہے اور واقعی راحت و اذیت کا دار و مدار قلب ہی پر ہے۔ دیکھیے اگر کسی کے پاس ظاہراً تمام اسباب عیش و فرحت جمع ہوں مگر اُس کے دل میں کوئی حزن قوی ہو تو وہ تمام سامان گرد ہے، اور اگر ظاہر میں خستہ و شکستہ حالت میں ہو مگر دل میں اس کے مسرت و اطمینان ہو وہ بادشاہ سے بھی بڑھ کر ہے۔ پس چوں کہ یہ بندہ مقبول بوجۂ غلبہ حب الٰہی و تسلیم و رضا کے ہر حال میں راضی ہے اس لیے یہ ظاہری بلا بھی اس کے حق میں نعمت ہے بخلاف نافرمانوں کے کہ اُن کا قلب خود ظلمت سے پُر ہے، ذرا سی مصیبت سے ان کو سخت اضطراب اور صدمہ ہو جاتا ہے تو مصیبت ان کے حق میں ہے، اور آیت ﴿وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ﴾[1] میں یہی اہل مصیبت مخاطب ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ ایک شے کا ایک شخص کے حق میں رحمت ہونا اور دوسرے کے حق میں زحمت ہونا ایک ہی حالت میں ممکن ہے۔

قال العارف الرومي رحمہ اللہ:

پیش قبطی خوں بود آں آب نیل　　آب باشد پیش سبطی جمیل

[1] الشوریٰ: ٣٠

غرقه گه باشد زفرعون عواں	جادہ باشد بحر زاسرائیلیان
لیک بد بر ہود وبر قومش ظفر	باد بد بر عادیاں گر زد تبر
لیک بر نمرود باشد زہر مار	گلستان باشد بر ابراہیم نار
لیک باشد بر دگر مرغاں زیاں	برسمندر باشد آتش خانداں
لیک حلوا بر خساں بلوا بود	نزد عاشق درد وغم حلوا بود

اور گوصورتِ بلا میں ان فرماں برداروں کو نافرمانوں کے ساتھ ظاہری شرکت ہوگئی مگر آخرت میں کہ عالم امتیاز وانکشافِ حقائق کا ہے ہر شخص اپنے باطن کے موافق ثمرہ پائے گا۔ مسند میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ ''جب کھلّم کھلا ہونے لگیں معاصی میری اُمت میں اللہ تعالیٰ ان پر عذاب عام بھیجے گا''۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ان لوگوں میں اچھے لوگ نہ ہوں گے؟ فرمایا: ''ہاں کیوں نہ ہوں گے''۔ میں نے عرض کیا کہ پھر ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا؟ ارشاد فرمایا کہ ''جو کچھ اوروں پر واقع ہوا ہے اُن پر بھی واقع ہوگا، پھر رجوع کریں گے یہ اچھے لوگ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضامندی کی طرف''۔

فصلِ سوم:

ان مصائب سے بچنے اور دفع کرنے کی تدبیریں

ظاہر ہے کہ حقیقت علاج کی ازالہ سببِ مرض ہے۔ جب ان مصائب و بلیات کا سبب اوپر کی دو فصلوں میں عموماً و خصوصاً معلوم ہوگیا اس سے علاج اور تدبیر بھی ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ وہ یہی ہے کہ ان معاصی سے پرہیز کیا جاوے، اور جو کر چکا ہے اُس سے سچّی توبہ و معذرت کی جاوے، اور دوسروں کو بھی ان معاصی سے روکا جاوے، جن پر پورا اختیار چلتا ہے ان کو جبراً روکیں اور نیک راہ پر لگائیں جیسے اپنے اہل و عیال، نوکر چاکر، ماتحت، شاگرد، مرید، رعایا وغیرہم، جن کو زبانی کہہ سکتا ہے ان کو زبانی فہمائش نرمی یا سختی سے جس طرح ممکن ہو کی جاوے۔ آخر ہارے درجہ دل سے ہی ناگوار سمجھا جاوے اور ضرورت سے زائد ایسے لوگوں سے ملنا جلنا، ہنسنا بولنا ترک کر دیا جاوے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ گناہ معاف کراؤ اپنے پروردگار سے، بے شک وہ بخشنے والے ہیں، بھیجیں گے تم پر بارش کثرت کے ساتھ، اور ترقی کریں گے تمہارے مال اور اولاد میں، اور کر دیں گے تمہارے لیے باغ اور نہریں۔

ابن ابی الدنیا نے مرسلاً روایت کیا ہے کہ حضور پُرنور ﷺ کی زمانہ مبارک میں زمین کو زلزلہ آیا، آپ نے اپنا دست مبارک اس پر رکھ کر فرمایا کہ ''ٹھہر جا'' ابھی تیرے ہلنے کا وقت نہیں آیا''۔ پھر صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''تمہارے پُروردگار کو تم سے توبہ کرانا منظور ہے، سو تم توبہ کر کے اس کو راضی کرو''۔

حضرت مالک دینار رحمۃ اللہ سے منقول ہے کہ میں نے کتبِ حکمت میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اللہ ہوں، مالک ہوں، سب بادشاہوں کا دل میرے ہاتھ میں ہے۔ پس جو شخص میری اطاعت کرتا ہے ان بادشاہوں کو اُس شخص پر مہربان کرتا ہوں اور جو میری نافرمانی کرتا ہے میں اُن بادشاہوں کو اُس شخص پر عذاب بنا دیتا ہوں۔ سو تم بادشاہوں کو

برا بھلا کہنے میں اپنے کومت لگاؤ بلکہ مجھ سے توبہ کرو، میں ان کو تم پر مہربان کردوں گا۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص کثرت سے استغفار کرے اور اس پر مداومت کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے خلاصی کی راہ نکال دیتا ہے، اور فکر وغم سے کشادگی دیتا ہے، اور ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ روایت کیا اس کو ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور ابن حبان نے۔

قال العارف الرومي رحمه الله:

غم چو بینی زود استغفار کن
غم بامر خالق آمد کار کن

جس طرح اعمال سیئہ سے بچنا اور توبہ کرنا آفات ومصائب کا دافع ہے اسی طرح اعمال صالحہ کی پابندی بھی اُس میں مؤثر قوی اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر اہل کتاب تورات وانجیل پر اُن کے عہد میں اور قرآن مجید پر اس دور میں پورے طور سے عمل کرتے تو ہر آئینہ کھاتے وہ اپنے اوپر سے اور اپنے پاؤں تلے سے، یعنی آسمان سے بارش ہوتی اور زمین سے نباتات وغلّہ پیدا ہوتا۔ اور خاص کر بعض اعمال دفعِ بلا میں بالخاصہ مفید ہیں۔ ایک ان میں سے نماز اور روزہ ہے، چناں چہ حدیث میں ہے کہ پانچوں نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک درمیان کے گناہ کا کفارہ ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔ ظاہر ہے کہ جب مصیبت گناہ کے سبب ہوگی، اور نماز سے گناہ کی معافی ہوتی ہے لامحالہ نماز سے مصیبت دفع ہوگی۔ اور حدیث میں ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی امر عظیم پیش آتا فوراً کھڑے ہوجاتے۔ کسوف وخسوف واستسقا میں نماز پڑھنا حدیث میں مشہور ہے، اور مطلق آیات عظیمہ کے ظہور کے وقت بھی نماز کا امر آیا ہے، اسی سے ہمارے فقہا نے بادِ تند وتاریکی شدید وزلزلہ وغیرہ کے وقت نوافل پڑھنے کو لکھا ہے۔

ایک اُن میں صدقہ خیرات کا دینا ہے۔ حدیث میں ہے کہ صدقہ بجھا دیتا ہے پروردگار کے غصّہ کو اور دفع کرتا ہے بری حالت سے مرنے کو۔ روایت کیا اُس کو ترمذی نے۔

ایک ان میں سے دعا والتجا کرنا ہے جناب ارحم الراحمین میں دفع بلا کے لیے۔ حدیث

میں ہے کہ نہیں لوٹاتی قضا کو مگر دعا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ اور حدیث میں ہے کہ دعا نفع دیتی ہے اُس مصیبت سے کہ نازل ہو چکی اور اُس سے جو نازل نہیں ہوئی، یعنی نازل ہوئی بلا اُس سے دفع ہوتی ہے اور جو نازل نہیں ہوئی وہ آتی نہیں۔ روایت کیا اس کو حاکم نے، اور بہت حدیثیں اس کی فضیلت و تاکید میں ہیں۔ اسی طرح اور اعمالِ صالحہ کے خواص بھی اس کے قریب قریب وارد ہیں۔

یہ تو بیان تھا علاج کلی کا جو کہ عام اور مشترک ہے تمام آفات و بلیات کے لیے جس میں قحط و وبا بھی داخل ہے۔ اور علاج جزئی جو خاص ہے قحط و وبا کے ساتھ، یہ ہے کہ اس کے اسباب ہفت گانہ سے جو اوپر مذکور ہوئے اجتناب شدید کیا جاوے۔ اب سہولت ناظرین کے لیے ان تینوں فصلوں سے خلاصہ کر کے ایک دستور العمل لکھا جاتا ہے جس کا برتاؤ دفعِ بلیات کے لیے ضروری ہے۔

دستور العمل: بھائیو! ۱۔ نمازوں کی پابندی کرو، خود بھی پڑھو اور اپنے اہل و عیال و متعلقین کو بھی پڑھاؤ۔ جو بچہ سات برس کا ہو اُس کو زبان سے کہہ کر پڑھاؤ، جو نماز نہ پڑھے اُس پر تشدد کر کے پڑھاؤ، اُس سے ناراضی و نفرت ظاہر کرو۔

۲۔ خیرات اپنی مقدور بھر محتاجوں مسافروں کو دیتے رہو بالخصوص ایسے لوگوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر دو جو گھروں میں آبرو لیے پڑے ہیں اور کسی سے اپنا حال بھی نہیں کہتے۔

۳۔ استغفار بکثرت کرو، یعنی دل میں اپنے گناہوں پر پشیمان ہو، زبان سے بھی خوب لجاجت و سماجت و عاجزی سے جناب باری میں گناہوں کی معافی کے لیے عرض کیا کرو اور حتی الامکان گریہ وزاری میں مشغول ہو، اگر رونا نہ آوے تو رونے کی شکل بناؤ۔

۴۔ زنا فحش اور بے حیائی کی باتوں سے بہت اہتمام کے ساتھ بچو۔ آنکھ کو نامحرم عورت یا مشتہیٰ امرد پر بدنگاہ کرنے سے بچاؤ کہ یہ آنکھ کا زنا ہے۔ کان میں نامحرم کی آواز لذت کے ساتھ مت پڑنے دو خصوص گانے بجانے کی آواز کہ یہ کان کا زنا ہے۔ زبان کو بے ہودہ باتوں سے یا نامحرم کے ساتھ دل خوش کرنے کے لیے باتیں کرنے سے بہت بچاؤ کہ یہ

زبان کا زنا ہے۔

۵۔ کسی کا حق مت دبا رکھو خواہ قلیل ہو یا کثیر، کسی عزیز کا ہو یا غیر عزیز کا، مسلمان کا ہو یا کافر کا۔ زمین داروں اور سوداگروں کا فرقہ اس بلا میں بہت مبتلا ہے، ان کو زیادہ احتیاط درکار ہے۔ ریل میں قانون سے زیادہ لے جانا بھی اس خیانت میں داخل ہے۔

۶۔ زکوٰۃ حساب کر کے سالانہ ادا کرتے رہو۔ زیور اور مالِ تجارت اور نقد روپیہ اور گوٹہ اور ٹھپّہ اور سچّی زری کا کام ان سب میں جب کہ بقدرِ نصاب ہو اور ایک سال گزر جاوے زکوٰۃ واجب ہے۔ اور زمین و باغ کی پیداوار سے جب کہ عشری زمین میں ہو اگر بارانی ہو تو دسواں اور اگر چاہی یا نہری ہو بیسواں حصّہ واجب ہے۔

۷۔ سود کا لین دین قطعی بند کردو، جس میں آج کل کا رہن اور بیع بالوفا بھی داخل ہے۔

۸۔ شب کو برتن کھلے مت چھوڑو، اور کچھ نہ ہو تو ایک لکڑی بسم اللہ کر کے اس پر آڑی رکھ دو۔

۹۔ اور کُل اوامر کی پابندی اور کُل نواہی سے اجتناب نہایت اہتمام واستحکام کے ساتھ رکھو۔

۱۰۔ اور دوسرے بھائی مسلمانوں کو بھی ہمیشہ روکتے ٹوکتے رہو۔ اپنا مشرب یہ مت رکھو کہ موسیٰ بدین خود عیسیٰ بدین خود۔ جن پر بس چلتا ہو ہاتھ سے روکو ورنہ زبان سے سمجھاؤ، بدرجہ مجبوری دل ہی سے نفرت رکھو۔

۱۱۔ اور ہمیشہ جناب باری میں ظاہری و باطنی آفات وفتن سے پناہ مانگتے رہو اور تضرع سے التجا و دعا کیا کرو۔ دعا میں خشوع وخضوع وطہارتِ ظاہری و باطنی و رو بہ قبلہ ہونا اور بار بار عرض کرنا، قبولیت کی اُمید رکھنا، توقفِ قبولیت سے تنگ دل نہ ہونا ملحوظ رکھو، بالخصوص نماز پنج گانہ کے بعد اور آخر شب میں بالخصوص خاتمہ کی دعاؤں[1] کی خوب کثرت کرو اور اپنے احباب واعزا کو سکھلاؤ، یہ طب روحانی میں سے گیارہ جُز کا ایک نسخہ ہے، اس کو برت کر تو دیکھو ان شاء اللہ تعالیٰ سب اعراض وامراض سے امن وامان ہو جائے گا اور آیندہ ہمیشہ کے

[1] ''بخاری شریف'' کا ختم اور ''حصن حصین'' کا ورد بھی دفع بلا کے لیے مجرب ہے۔

لیے اطمینان رہے گا۔ بہت سے یونانی علاج کرکے دیکھ لیے ایک دفعہ ایمانی علاج تو کرکے دیکھ لو:

چند خوانی حکمت یونانیاں — حکمت ایمانیاں را ہم بخواں
آزمودم عقل دور اندیش را — بعد ازیں دیوانہ سازم خویش را
سالہا تو سنگ بودی دل خراش — آزموں را یک زمانے خاک باش
در بہاراں کے شود سر سبز سنگ — خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ

خاتمہ

﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وقفة وَ اغْفِرْ لَنَا وقفة وَ ارْحَمْنَا وقفة اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۝﴾[1] ﴿لَآ[2] اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۝﴾[3]

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ. اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ. أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ، أَوْ أَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ، أَوْ عَلَّمْتَهٗ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ، وَنُوْرَ بَصَرِيْ، وَجِلَاءَ حُزْنِيْ، وَذَهَابَ هَمِّيْ.[4]

---

[1] البقرة: ٢٨٦

[2] حدیث میں ہے کہ اس آیت سے جو دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ حدیث میں ہے کہ جو مبتلائے غم ہو اس کو پڑھے اس کا غم دور کرکے غم کے بدلے خوشی نصیب کرے۔ روایت کیا اس کو ابن حبان وغیرہ نے۔

[3] الأنبياء: ٨٧

[4] حدیث میں ہے کہ یہ ننانوے مرض کی دوا ہے، ان میں ادنیٰ مرض ہم وغم ہے۔ روایت کیا اس کو حاکم نے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہ، حَسْبُنَا[1] اللّٰـهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ، وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ، وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا. اَللّٰهُمَّ بِحَقِّهٖ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّهٖ عِنْدَكَ اِرْفَعْ عَنِ الْخَلْقِ مَا نَزَلَ بِهِمْ، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْهِمْ مَنْ لَا يَرْحَمُهُمْ فَقَدْ حَلَّ بِهِمْ مَا لَا يَرْفَعُهُ غَيْرُكَ وَلَا يَدْفَعُهُ سِوَاكَ. اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنَّا يَا كَرِيْمُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اِفْعَلْ بِنَا مَا أَنْتَ لَهُ أَهْلٌ، وَلَا تَفْعَلْ بِنَا يَا مَوْلَانَا مَا نَحْنُ لَهُ أَهْلٌ إِنَّكَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ جَوَّادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَؤُوْفٌ رَحِيْمٌ.

قَدْ فَرَغْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مِنْ رَبِيْعِ الْأَوَّل ۱۳۱۸ھ۔

---

[1] حدیث میں ہے کہ جس کو کسی بلائے عظیم کا اندیشہ ہو یا وہ آ پڑی ہو تو یہ کلمات پڑھے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

تعویذ درد و دوسی آیت برائے

آسیب وجن وخوف سارق وغیرہ

بعد نماز فجر و مغرب خواندہ شود

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ○﴾ آمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿الٓمّٓ○ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۚ فِيْهِ ۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ○ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ○ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ○ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۙ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ○﴾

﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ○﴾

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ○ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ○ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى

الظُّلُمٰتِ ط اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَO﴾

﴿لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ط وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ط فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌO اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ O لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا قف وَاغْفِرْ لَنَا قف وَارْحَمْنَا قف اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَO﴾

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لا وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُO﴾

﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ قف يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا لا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ط اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ O اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَO وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ط اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَO﴾

﴿قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ج وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًاO وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًاO﴾

﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ O فَتَعٰلَى اللّٰهُ

الْمَلِكُ الْحَقُّ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِO وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لا لَا بُرْهَانَ لَه بِهٖ لا فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ط اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَO وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَO﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّاO فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا O فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا O اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌO رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ O اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ﹰالْكَوَاكِبِ O وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ O لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍO دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ O اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ O فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ط اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍO﴾

﴿يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ط لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍO فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ O يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ لا وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ O فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِO﴾

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ O هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ط يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُO﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اُوْحِىَ اِلَىَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًاO يَّهْدِىْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ط وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًاO وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًاO وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًاO﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ O لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ O وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ O وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ O وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ O لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِىَ دِيْنِ O﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ O اَللّٰهُ الصَّمَدُ O لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ O وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ O

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ O مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ O وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ O وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ O وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ O﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ O مَلِكِ النَّاسِ O اِلٰهِ النَّاسِ O مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ لا الْخَنَّاسِ O الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ O مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ O﴾

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ.

تمام شد